خواجہ عبید اللہ ملتانی کے علمی مخطوطات: ایک تعارفی مطالعہ

An Introductory Study of Manuscripts of Khwāja Obāidullah Multani

*Hafiz Muhammad Hassan Mahmood

**Mazhar Hussain Bhadro

Abstract

Research in manuscripts is an essential and inevitable part of Islamic Sciences. Scholastic and historical essence of beliefs and commandments including social values lie in manuscripts. Manuscripts not only introduce new generation with predecessors but also provide principles leading towards future destination. Manuscripts enable one to recognize human being and it becomes possible to look through embrasure of the past. These reflect one's familiarity with evolutionary phases as well as dogmatic thoughts. When printing press was not invented and access of scholastic community to this printing press was beyond their limits, people formulated manuscripts to save their memories. Here is presented a brief introduction of repository of manuscripts on Islamic jurisprudence compiled by a well known personality of 13th century hijrī, Mufti Khwāja Ubāidullah Multani. This Paper provides a brief introduction o the fourteen manuscripts of Khwāja Ubāidullah Multani on Islamic jurisprudence .Methodology of these manuscripts is analyzed and explained by quotations. The writer had surely considered the time and space factor in analyzing jurisprudential issues. In all his Persian, Arabic and Urdu manuscripts Islamic laws and their details has been discussed in ordinary terms for the better understanding of general public.

Keywords: Islamic Jurisprudence, Introductory Study, Khwāja Obāidullah Multani, Manuscripts.

فقہ اسلامی کے عنوان پر مختلف زاویوں سے قلم اٹھانا ان اہل علم کا کام ہے جو تفقہ فی الدین کے عطیہ خداوندی سے بہرہ ور ہیں انہیں اصطلاحی طور پر فقہاء کہا جاتا ہے۔ یہ حضرات معمولی حیثیت کے حامل نہیں بلکہ ان اہل علم کی بابت حدیث میں یوں مذکور ہے۔ "من یرد اللہ بہ خیرا یفقہ فی الدین" تفقہ فی الدین کوئی آسان بات نہیں اور نہ ہی یہ زور بازو سے ہاتھ لگنے والی شے ہے۔ علم و تقویٰ اور عنایات ربانی کے بغیر

* Research Scholar & PhD Scholar, Dept. of Islamic Studies B. Z. University. Multan, irhasan.mahmood@gmail.com.

** Ph.D. Scholar, Dept. of Arabic&Islamic Studies G. College University Lahore. mazharhussainbhadroo@gmail.com

اس کا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا اور پھر فقہ پر کچھ کہنا یا لکھنا تو ایک انحصار خاص امر ہے جس کی سعادت خاصان خدا کو ہی نصیب ہوتی ہے۔ تفقہ فی الدین کی نعمت سے بہرہ مند اصحاب کے فضائل احادیث طیبہ میں وارد ہوئے ہیں۔ "فقہیۃ واحد اشد علی الشیطان من الف عابد"¹ ترجمہ: ایک فقیہ ہزار عابد سے زیادہ شیطان پر سخت و گراں ہوتا ہے۔

عابد اور ذاکر کا فائدہ دیگر لوگوں کو اس طرح سے نہیں پہنچتا جس طور پر ایک فقیہ لوگوں کو فائدہ پہنچاتا ہے۔ فقہ کی تعلیم دینے کے ساتھ، حرام و حلال کے مسائل لوگوں کو بتلاتا ہے اور روزمرہ زندگی میں پیش آمدہ الجھنوں کو سلجھانے میں راہنمائی کرتا ہے۔ المختصر مسلمان کی زندگی فقہ کے علم کے بغیر صحیح طور پر بسر نہیں ہو سکتی کیونکہ ہر ایک کو وقتاً فوقتاً ایک عالم فقیہ کی جانب رجوع کی ضرورت درپیش ہوتی ہے۔ اس اہمیت سے بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے مفتی اور فقیہ کو اسلامی زندگی میں کیا مقام حاصل ہے۔ علم فقہ صرف مفتی و فقیہ کے واسطے ہی ضروری نہیں بلکہ عمومی طور پر ہر مسلمان کو اس میں اپنی کوشش صرف کرنی چاہئے اور بالخصوص حکمرانوں کو بھی فقہ پر کامل عبور ہونا چاہئے۔

مفتی خواجہ عبید اللہ ملتانی، تعارف

آپ کا نام عبید اللہ ہے، لقب "مظہر کلمات حق" معروف ہے۔ سن ولادت 1219ھ مطابق 1804ء مرقوم ہے۔² مفتی عبید اللہ ملتانی کے آباء و اجداد کا ذکر جہاں تک ملتا ہے سب علماء، صلحاء اور مقتدائے زمانہ گزرے ہیں۔ "مولانا کا خاندان شروع سے ہی علم و فضل کا گہوارہ چلا آیا ہے۔ آپ کے اجداد میں ایک بزرگ مولانا داؤد نے تصوف میں ایک رسالہ "شیر و شکر" تصنیف فرمایا تھا جو آسان فارسی میں مطبوعہ ہے۔"³ خواجہ عبید اللہ صاحب کے دادا مولانا محمد داؤد صاحب جو خود عالم شخص تھے اور شیر و شکر (تصوف) اور کئی دیگر کتابوں کے مصنف تھے۔⁴ مفتی خواجہ عبید اللہ ملتانی کی علمی و دینی خدمات کو بنظر غائر دیکھا جائے تو آپ نے خدمت دین کے تین اہم شعبے تدریس، تبلیغ اور تصنیف نہ صرف سنبھالے بلکہ ان میں گراں قدر خدمات اور ان مٹ نقوش چھوڑے۔ آپ کی ذات میں بیک وقت مایہ ناز مدرس، عظیم مبلغ اور موثر مصنف کی اعلیٰ خوبیاں موجود تھیں جن سے آپ نے مکمل استفادہ کرتے ہوئے تدریس، تبلیغ اور تصنیف کے میدانوں میں جوہر دکھائے۔ ذکر کردہ تینوں امور میں آپ کا جاری کردہ طریقہ کار اور نظم و نسق، سو سال سے زیادہ زمانہ بیت جانے کے باوجود آج بھی قائم ہے۔

”آپ بہت اچھے شاعر بھی تھے۔ آپ کا ایک قلمی دیوان مجھے (رومینہ ترین) جناب اسد نظامی سے دستیاب ہوا ہے۔ اس میں ردیف وارفارسی غزلوں کے علاوہ متفرقات میں رباعیات، مثنویات اور ترجیع بندی شامل ہیں اردو و فارسی مخلوط غزل کو ہندی غزل کے عنوان کے تحت درج کیا گیا ہے۔ نمونہ حسب ذیل ہے:

¹ ابن ماجہ القزوی، أبو عبد اللہ محمد بن یزید، (م 273ھ) سنن ابن ماجہ، تحقیق: محمد فواد عبد الباقی، دار احیاء الکتب العربیہ، رقم الحدیث 222

² عبید اللہ ملتانی، سردار لہر [محبوبان خدا کے راز] مترجم۔ میاں عبد الباقی (ملتان: مکتبہ فیضان سنت، 2014ء)، 47۔

³ نور احمد خان فریدی، تاریخ ملتان (ملتان: قصر الادب، 1977ء)، 226۔

⁴ عمر کمال خان، فقہاء ملتان (ملتان: بزم ثقافت، 1984ء)، 39۔

"اٹھائے شوق ملنے کا میرا دلدار کب آوے
حجاب و شہر جل جاوے عیاں وہ یار کب آوے
اس کے مقطع میں فارسی اور ہندی کو جمع کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

عبید م من کہ سرگشتہ ہے گردم بکوئے او بہر دم منتظر اس کا شہ اسرار کب آوے⁵
خواجہ عبید اللہ ملتانی کے علمی مقام کی عظمت کا اظہار کرتے ہوئے جامع انداز میں مولانا عبدالحی حسنی نے اپنی مشہور کتاب میں تعارفی کلمات لکھے ہیں، اقتباس حسب ذیل ہے: "الشَّيْخُ عَبْدُ اللَّهِ الْحَنْفِيُّ الْمُلْتَانِيُّ أَحَدُ الْمَشَائِخِ الْجَشْتِيَّةِ وَلَدُو نَشَأَ بِمُلْتَانَ وَقَرَأَ الْعِلْمَ عَلَى وَالِدِهِ، ثُمَّ أَخَذَ عَنِ الْمُؤَلَوِيِّ غُلِّ مُحَمَّدٍ وَقَرَأَ عَلَيْهِ سَائِرَ الْكُتُبِ الدَّرَسِيَّةِ وَدَرَسَ وَأَقَادَ مَدَّةً طَوِيلَةً بِمَدِينَةِ مُلْتَانَ، ثُمَّ أَخَذَ طَرِيقَةً عَنِ الشَّيْخِ خُذَا بَحْسَ الْخَيْرِ فُورِي وَ تَوَلَّى الشَّيْخَانَةَ بَعْدَهُ أَخَذَ عَنْهُ خَلْقٌ كَثِيرٌ مِنَ الْعُلَمَاءِ وَالْمَشَائِخِ، وَكَانَ شَيْخًا جَلِيلًا مَهَابًا رَفِيعَ الْقَدْرِ كَبِيرَ الْمَنْزِلَةِ عَظِيمَ الْوُزْعِ وَالْعَزِيمَةِ لَهُ مُصَنَّفَاتٌ عَدِيدَةٌ"⁶ ترجمہ: "شیخ عبید اللہ حنفی ملتانی، مشائخ چشتیہ میں سے ہیں۔ ولادت و نشو و نما ملتان میں ہوئی، بنیادی تعلیم کا اکتساب اپنے والد سے کیا اور پھر درسی کتب کی تکمیل مولوی گل محمد سے ملتان شہر میں ہی کی، بعد ازاں سلوک و طریقت کا حصول شیخ خدا بخش خیر پوری سے کر کے ان کے جانشین مقرر ہوئے اور آپ سے کثیر علماء و مشائخ نے اکتساب فیض کیا۔ آپ جلیل القدر بزرگ، شوکت و عظمت، بلند شان و بڑی عزت و مرتبہ والے، انتہائی تقی اور صاحب استقامت تھے۔ آپ کی متعدد تصنیفات ہیں۔"

مفتی عبید اللہ ملتانی اپنے وقت کے جید عالم فاضل تھے اللہ تعالیٰ نے آپ کی ذات میں بیک وقت بہت سی خصوصیات کو جمع فرمادیا تھا۔ ایک طرف آپ ایک بہترین فقیہ تھے آپ کی نظر علم تفسیر و تاویل اور احادیث نبویہ پر بہت گہری تھی اور آپ کی علمیت اور اصابت رائے کے اپنے ہی نہیں بلکہ بیگانے بھی قائل تھے۔ آپ کی امتیازی خصوصیات میں سے صراط مستقیم پر دوام و استحکام سے قائم رہنا اور باطل نظریات کا زور قلم سے رد بلیغ کرنا نمایاں ہیں فقہ اور افتاء میں آپ کی مسلمہ حیثیت کا اقرار درج ذیل الفاظ میں کیا گیا۔

استاذ العلماء مفتی اعظم ملتان خواجہ عبید اللہ، ملتان میں پیدا ہوئے۔⁷

مندرجہ بالا اقتباس میں آپ کو "مفتی اعظم ملتان" کے لقب سے ملقب کرنا آپ کی فقاہت کا تاریخی ثبوت ہے۔ یوں تو آپ کی فقہی خدمات کا دائرہ کار بہت وسیع ہے یہاں فقط تصنیف و تالیف کے میدان میں آپ کی خدمات کا جائزہ مقصود ہے۔ آپ کے فقیہ ہونے کا واضح ثبوت آپ کی فقہی تالیفات ہیں جن کے تحقیقی اسلوب سے فقہ میں آپ کی گہرائی کا پتہ بجاطور پر ہوتا ہے۔

⁵ روبینہ ترین، ڈاکٹر، ملتان کی ادبی و جہد زندگی میں صوفیائے کرام کا حصہ (ملتان: بیکن بکس، 2011ء)، 46، 545۔

⁶ عبدالحی حسنی، نزہۃ الخواطر (کراچی: میر محمد کتب خانہ، سن 8:301۔

⁷ عمر کمال خان، فقہاء ملتان (ملتان: بزم ثقافت، 1984ء)، ص 38۔

"تَوَفَّى يَوْمَ الْجُمُعَةِ بِسَبْتٍ مِّنْ جَمَادَى الْأُولَى سَنَةِ خَمْسٍ وَثَلَاثٍ مِائَةٍ وَ أَلْفٍ بِمِائَةٍ مِائَتَانِ"⁸

"ملتان شہر میں جمعہ کے روز 6 جمادی الاول 1305ھ مطابق 20 جنوری 1888ء کو وصال فرمایا۔"

ملتان شہر میں چوک فوارہ کے قریب آپ کے نام سے موسوم دینی درسگاہ مدرسہ عبیدیہ قائم ہے اور اس کے قرب میں ہی آپ کا مزار ہے۔

تصنیفی خدمات

قلمی خدمات کا دائرہ کار وسعت کا حامل ہے، نثر، الخطوط میں مرقوم ہے "لَمْ تُصَنَّفَاتٌ عَرِيدَةٌ"⁹ آپ کی متعدد تصنیفات ہیں۔¹⁰ مفتی خواجہ عبید اللہ ملتانی نے متعدد علوم میں قلم اٹھایا، ان میں روایتی و منقولی علوم کے ساتھ ساتھ عقلی و عصری علوم بھی شامل ہیں۔ علم نحو، علم الکلام، علم التفسیر، فقہ، اصول فقہ، سیرت و تاریخ، میراث، افتاء اور تصوف وغیرہ موضوعات پر تحقیقی پیرائے میں قلمی مخطوطات چھوڑے۔

"تدریس علم کے ساتھ قلمی خدمات کا سلسلہ بھی زندگی بھر جاری رکھا۔ انکی کتابوں کی تعداد تقریباً سو (100) بتائی جاتی ہے۔ ان میں کچھ مطبوعہ اور اکثر غیر مطبوعہ، ان کتابوں میں تحفہ زناں، عیوب النفس، سہ حرفی در معرفت، رفیقیہ بشرح توفیقیہ، رسالہ ملائییہ، رسالہ نحو، وصیت نامہ، دیوان چراغ عبیدیہ شامل ہیں انکے علاوہ علم میراث میں ایک رسالہ ابیات علم میراث کے نام سے لکھا جو کہ درس نظامی میں سند اول رکھتا ہے۔ آپ کی ایک تصنیف "سر دلبر اس" بہت مشہور ہے جو خواجہ خدا بخش کے ملفوظات پر مشتمل ہے۔"¹¹

آپ کی تصنیفات کے بارے میں "منثوی تذکرہ عبیدیہ" میں بھی ذکر ملتا ہے۔

از کتاب و وز رسائل بہر تعلیم و ارشاد
در بیان عشق و وعظ و رد ارباب فساد خارجی و رافضی نجدیہ مردود از ارشاد
بس رسائل کرداز بھر ہدایت عام و خاص نظم و نثر فارسی عربی و پنجابی کلام¹²

⁸ حسنی، نثر، الخطوط، 8: 301۔

⁹ حسنی، نثر، الخطوط، 8: 301۔

¹⁰ آپ کے ستاون (57) قلمی مخطوطات کا تعارف راقم نے، ایم فل مقالہ (NCBA&E Lahore پونیورسٹی، سیشن 2016-2014) بنام "خواجہ عبید اللہ ملتانی کی فقہی خدمات کا تحقیقی مطالعہ" میں کروایا ہے۔

¹¹ ترین، ملتان کی ادبی و تہذیبی زندگی میں صوفیائے کرام کا حصہ، 545۔

¹² الہی بخش، "منثوی تذکرہ عبیدیہ"، غیر مطبوعہ قلمی نسخہ در ملکیت حافظ رحمان احمد، ذاتی لائبریری شاہ رکن عالم کالونی ملتان، 6۔

ترجمہ: آپ کی تصانیف جو رسائل و کتب پر مشتمل ہیں اور تعلیم و ارشاد کے واسطے ہیں، ان کی تعداد کم و بیش سو (100) ہے۔ آپ نے عشق و نصیحت کے عمدہ موضوع کے علاوہ خارجی اور رافضی جو فساد کی گروہ ہیں اور نجدی جو ہدایت سے دور ہیں، کے رد میں خاص و عام کی ہدایت کے لیے بہت سے رسائل نظم و نثر میں بزبان عربی، فارسی اور پنجابی میں تصنیف کیے۔ آپ کی تصانیف میں سے ایک حصہ ایسا ہے جو آپ نے علماء کی فرمائش پر لکھا اور یہ آپ کی مسلمہ علمی قابلیت کا بین ثبوت ہے۔

ان کتب میں سے بعض کی طباعت کو عمل میں لایا گیا ہے جیسا کہ تعلیم النساء اور سردلبرائ کو آپ کے خانوادے کے اہل علم حضرات نے اردو ترجمہ کے بعد طبع کروایا ہے۔ ان دونوں کتابوں کو مارکیٹ میں خاصی پذیرائی ملی ہے۔

البرهان المعقول فی تریع بنات الرسول

اس رسالہ میں حضرت زینب وام کلثوم و رقیہ و فاطمہ رضی اللہ عنہن کا رسول اکرم (ﷺ) کی صلیبی بیٹیاں ہونا دلائل سے ثابت کیا گیا ہے یونہی امیر المؤمنین خلیفہ ثالث حضرت عثمان ذوالنورین کا داماد رسول ہونا اہل تشیع کی کتب معتبرہ سے ثابت کیا گیا ہے اور اس کے ضمن میں خلیفہ ثانی حضرت عمر کا داماد علی شیر خدا ہونا بھی باحوالہ کتب اہل تشیع پیش کیا گیا ہے۔¹³ اس رسالہ کو بھی اگرچہ منسوب مفتی عبید اللہ ملتانی کی طرف کیا گیا ہے جیسا کہ حافظ ریحان احمد کی ذاتی لائبریری میں موجود مطبوعہ نسخہ کی جلد بندی کے بعد جلی حروف میں مفتی عبید اللہ ملتانی القادری کا نام مرقوم ہے۔ لیکن درحقیقت یہ بھی کہ آپ کی تصنیف نہیں کیونکہ اسلوب کلام اس پر ناطق ہے کہ یہ آپ کی تحریر نہیں کیونکہ آپ اپنی تصنیفات کے آغاز میں وجہ تصنیف اور مقاصد کو ذکر کرتے ہیں اور اپنے نام کے ساتھ صراحت کرتے ہیں کہ یہ میری تصنیف فلاں غرض کے واسطے ہے جبکہ اس رسالہ کے آغاز میں ایسا کچھ درج نہیں ہے۔ البتہ یہ رسالہ خواجہ عبید اللہ ملتانی کے رسائل کی فہرست میں درج ہے اور حافظ ریحان صاحب کی ذاتی لائبریری میں بھی اس کی عکسی کاپی موجود ہے۔

تحقیق الآداب

اس رسالہ میں نبی اکرم (ﷺ) سے کمال محبت کا اظہار کچھ اس طرح سے کیا کہ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے آباء و اجداد اور اعزاء و اقارب کے حق میں مؤدبانہ زبان اور طرز کلام اپنانے کی سخت تاکید کی ہے یہاں تک کہ جن اقارب کا کفر عند العلماء مسلم ہے ان کے حق میں بھی لعن و طعن کو کسی صورت روا نہیں رکھا کہ آپ نے محبوب کی دو قسمیں: (1) دینی و ایمانی (2) طبعی و احسانی بیان کر کے اہل اسلام کو متنبہ کیا ہے کہ ان میں سے بعض بالخصوص حضرت ابوطالب چونکہ محبوب احسانی و طبعی تھے لہذا ان کے حق میں بے ادبی مناسب نہیں۔

¹³ ملتانی، عبید اللہ، خواجہ مفتی، البرهان المعقول فی تریع بنات الرسول، مجموعہ رسائل مختلفہ، عکسی نسخہ در حافظ ریحان احمد ذاتی لائبریری شاہ رکن عالم ٹاؤن ملتان، مقدمہ

فارسی زبان میں روایتی وسلاست کی خوبی سے مزین نمایان تحریر ہے، جس میں اسلوب دیگر تصانیف کی طرح تحقیقی و استدلالی اپنایا گیا ہے۔ اپنی بات کو دلائل سے پایہ ثبوت تک پہنچانے کا مکمل اہتمام کرتے ہیں۔ موقع کی مناسبت سے آیت و حدیث کو بیان کرنا مصنف کی امتیازی خوبی ہے جس کا مشاہدہ ان کی تصانیف میں شغف رکھنے والے کے لیے بعید نہیں۔ تحریری اسلوب اس قدر دلچسپ ہے کہ قاری ایک ہی نشست میں اول تا آخر پڑھنے کی خواہش کرتا ہے۔ نبی کریم (ﷺ) کے آباء و اجداد کے اسلام کے بارے میں تفصیلی گفتگو کی گئی ہے۔

پس ما مسلمانان را باید کہ آداب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم و آباؤ اجداد و اولاد احفا و ازواج و اصحاب او نگہداریم اگر چه آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لفظ فی النار یا غیر ذلک در حق بعضے از ایشان فرموده باشد و مومن را اگر مرتکب کبیره بوده باشد از متقدمین یا متاخرین بر و لفظ لعن نگوئیم و تکفیر نکنیم کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرموده المسلم من سلم المسلمون من لسانه و یده یعنی مسلمان کسے است کہ مسلمانان از دست و زبان او سلامت باشند و بیچکس را از مومن ضرور بدست و زان نرساند و اگر مومن از کسے رنجیده باشند او را ہم لعن و تکفیر نکنیم کہ تکفیر و لعن امر عظیم و خطیر است۔¹⁴

پس میرے مسلمان بھائی کو چاہئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، ان کے آباؤ اجداد، اولاد، ازواج اور صحابہ کرام کے آداب کا خیال رکھیں۔ اگرچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض کے حق میں فی النار کے الفاظ استعمال کیے ہیں۔ اور مومن اگر گناہ کبیرہ کا مرتکب ہو جائے تو متقدمین و متاخرین کے نزدیک اسے لعنت نہیں کرنی چاہیے اور تکفیر تو کجا رہی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔ پس ہر ایک مسلمان کو چاہیے کہ ہاتھ اور زبان سے کسی کو تکلیف نہ پہنچائے۔ اگر ہم کسی سے ناراض ہو جائیں تو اس پر بھی لعنت نہ کریں، اسے کافر نہ کہیں کہ کفر و لعنت بہت بڑا اور خطرناک امر ہے۔

تعلیم الصبیان

مفتی عبید اللہ ملتانی کے بڑے صاحبزادے مفتی عبدالرحمن اپنے زمانہ طفولیت میں آپ سے حقیقتِ اشیاء و خالق کائنات اور صفات باری تعالیٰ کے بارے میں سوالات کیا کرتے تھے چنانچہ آپ نے فقط انکی تشفی و تسلی کرانے کی بجائے جمیع متعلقین اور عام مسلمین کے افادہ کے لیے ایک مضمون حقائقِ اشیاء اور خالق کائنات کی بعض صفات پر تحریر کر کے اس کا نام "تعلیم الصبیان" تجویز کیا۔ اس پر ایک مفید حاشیہ بھی آپ نے خود تحریر کیا۔ یہ رسالہ ایک مرتبہ دہلی سے طباعت پذیر ہو چکا ہے لیکن اب مطبوعہ صورت میں ناپید ہے، البتہ قلمی نسخہ اور اس کی عکسی کاپیاں موجود ہیں۔

رابط بیان نہایت عمدہ ہے جو مطالعہ سے تعلق رکھتا ہے۔ اس رسالہ کو اگر ایمان مفصل کی شرح سے تعبیر کیا جائے تو بھی صحیح ہو گا کیونکہ اس میں بالترتیب و بالتفصیل اللہ تعالیٰ کی صفات، ملائکہ، کتب سماویہ، رسل، قیامت، تقدیر اور بعث بعد الموت کا بیان موجود ہے۔ عبارت کی ندرت و اسلوب کی شائستگی کا اندازہ لگانے کے لیے اقتباس ذیل میں ذکر کیا جاتا ہے۔

¹⁴ ملتانی، عبید اللہ، خواجہ مفتی، تحقیق الآداب، مجموعہ رسائل مختلفہ، عکسی نسخہ در ملکیت ملک محمد سرمد دل خاں لاہوری شرقی کالونی وہاڑی، رسالہ نمبر 10، ص 22

قادرے کہ قدرت او محیط است بجمیع کائنات بیرون نیست از قدرت او چیزے۔
سمیع کہ انوا لغات واصناف خطرات پیش از ظہور ضمائر و بزد اصوات مسموع شنوائی اداسست بے گوش
تاآنکہ آواز ہائے کرمہا کہ در بطون جبال اندومہیا در قعزبحار و اختلاط اصوات اور امانع از شنوائی نیست۔
بصیرے کہ حرکت مورچہ در تحت الثری منظور بنیائی آست بے چشم الخ¹⁵

قادر وہ ہوتا ہے کہ اس کی قدرت تمام کائنات کو گھیرے ہوتی ہے، کوئی شے اس کی قدرت سے باہر نہیں ہوتی۔ سمیع وہ ہوتا ہے جو مختلف زبانوں، دل پر
وارد ہونے خطرات کو ظاہر ہونے سے پہلے، اور وہ آوازیں جو کہ سنائی نہیں دیتیں ان کو بغیر کانوں سن لے۔ یہاں تک کہ پہاڑوں میں کیڑوں کی
آوازیں، سمندر کی گہرائیوں میں مچھلیوں کی آوازیں کو سن لے۔ بہت سی آوازیں کا اختلاط اس کی سماعت کے لیے مانع نہ بنے۔ بصیر وہ ہے کہ تحت
الثریٰ میں بھی اگر کوئی شے موجود ہے تو وہ ذات بغیر آنکھوں کے اسے دیکھ لے۔

تعلیم النساء

عورتوں سے متعلق مسائل پر مبنی ایک تفصیلی کتاب ہے۔ مقدمہ میں اس بابت توجہ دلائی گئی ہے کہ ہر عام و خاص پر لازم ہے کہ وہ ان
مسائل کی تعلیم اپنی عورتوں اور اہل پردہ کو کریں۔ یہ کتاب فارسی زبان میں ہے جس کا ترجمہ آپکے خاندان سے مولانا خواجہ عبدالعلی نے کر کے مکتبہ
فیضان سنت اندرون بوہڑ گیٹ سے طبع کروایا ہے۔ خواجہ عبید اللہ ملتانی کی فقہی تالیفات میں کثیر فوائد کی حامل کتاب ہے۔ مصنف نے پند و نصائح کے
لیے قرآنی اسلوب کی پیروی کرتے ہوئے امتثالی انداز کو اختیار کیا ہے۔

عورتوں کی اخلاقی تعلیم کے لیے امہات المؤمنین و دیگر صحابیات کے نصیحت آموز واقعات بیان کر کے اس زمانہ کی عورتوں کو انکی پیروی کی طرف
راغب کیا ہے۔ انبیاء و صلحاء کی نافرمان اولاد اور نافرمان بیویوں کی ناکامی کے واقعات لکھ کر عبرت دلائی ہے کہ عمل میں کوشاں رہنا چاہئے۔ اخلاقی تعلیم
کے بعد نماز، روزہ کے مسائل، وظائف، ماثورہ عن الاحادیث اور احکام حیض و نفاس، نکاح و طلاق اور مسائل رضاعت، عدت و نفقہ وغیرہ کے مسائل پر
سیر حاصل کلام کیا ہے۔ آخر میں زیب و زینت اور زیبائش و آرائش کی حد جو بیان کی ہے الغرض یہ کتاب خواتین کی اصلاح کے لئے نہایت مفید
ہے۔ یہ تصنیف دیگر فقہی کتب کی طرح مستند کتب فقہ سے ماخوذ ہے۔ اس میں مصادر و مراجع کے طور پر حوالہ جات نور الایضاح اور قدروی سے لیکر
بحر الرائق اور در مختار تک ملتے ہیں۔ ازواج مطہرات کی زندگی کا مختصر نمونہ تحریر کر کے عورتوں کو انکی متابعت کی نصیحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

پس بر زبان اشرف لاز، است کہ متابعت ازواج مطہرات آن حضرت (ﷺ) کنند تا بطفیل متابعت ایشان رست
گار گردند مگر در نکاح کہ نکاح ازواج مطہرات (رضی اللہ عنہن) بعد طلاق دادن آنحضرت (ﷺ) یا از وفات
آنحضرت (ﷺ) بادیگر حرام بود و نکاح دیگر زنان بلکہ لازم است بردلی آن زن کہ بہ کے نکاح کنندا اگر
خوف فتنہ باشد الخ¹⁶

¹⁵ ملتانی، عبید اللہ، خواجہ مفتی، رسالہ تعلیم الصبیان، مجموعہ رسائل مختلفہ، عکسی نسخہ در ملکیت ملک محمد سردول خاں لاہوری شرقی کالونی وہاڑی، ص 26

¹⁶ ملتانی، عبید اللہ، خواجہ مفتی، رسالہ تعلیم النساء، مجموعہ رسائل مختلفہ، عکسی نسخہ در ملکیت ملک محمد سردول خاں لاہوری شرقی کالونی وہاڑی، ص 28

پس شرفاء کی عورتوں پر لازم ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کی پیروی کریں تاکہ ان کی متابعت کے مرہونِ منتِ صالحیت سے مالا مال ہوں۔ سوائے نکاح کے، کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج پر آپ ﷺ کے وصال کے بعد عقدِ ثانی کرنا حرام ہے جبکہ دیگر خواتین کے لیے جائز ہے بلکہ فتنہ کا خوف ہو تو نکاح کرنا واجب ہوتا ہے۔

آخر کتاب میں عورتوں کی نماز و روزہ کے متعلق چند خاص امور کو اختصار کے ساتھ بیان کیا ہے جس کا اقتباس ملاحظہ ہو۔

باید دانست جی در مسائل عبادات و معاملات و خوردن و آشامیدن و پوشیدن و گفتن و خستن دوفتن و بر خاستن زن مانند مداست مگر در بعض امور کہ ذکر کردہ آید و بعضے ذکر کردہ شد و در نما زدست پر بینہ می بندوبہ اندام زن عورۃ است مگر دو کف پائی و روئی کہ در حق نماز عورۃ نیست و در تحریم بستن زن دست بردار محاذی دوش و در سجده باز دبہ پہلو و شکم بران و سرین بزین می چسپاند و مرغمی چسپاند و در نشتن نماز زن بر سرین می نشیند نہ مرد و مردر نماز باجماعت گزاردن سنت است و زن را از سب فتنہ نے بلکہ حضور زن در ہمہ نماز باجماعت مدان مکروہ است و جماعت زنان تنہامکروہ است و اگر بکنند امام در میاں صف ایستند نہ ہم چومردان و اعتکاف زن در مسجدخانہ خود باشد و تکبرات بر زن ہم واجب نزد امام ابو یوسف و محمد رحمہما اللہ تعالیٰ و حضور آنچه درو حصول ثواب و ترقی در دین و علم دین است بشرط امن از فتنہ لازم و وجب است و لام نیست جمعہ و بردو عید بر زن بلکہ عبادت او در خانہ کردن اولیٰ است¹⁷

جان لینا چاہیے کہ عبادات و معاملات اور کھانے پینے، پہننے، گفت و شنید کرنے اور اٹھنے بیٹھنے کے مسائل میں عورت کا عمومی حال مرد کی طرح ہے البتہ بعض مسائل میں امتیازات ہیں، جن میں بعض کا ذکر ہو چکا (کتاب کے حوالے سے مصنف نے لکھا ہے) اور بعض کا آئندہ سطور میں کیا جائے گا۔ عورت نماز میں اپنے ہاتھ سینے پر باندھے گی۔ عورت کا پورا جسم ستر میں داخل ہے مگر اس کا چہرہ اور ہتھیلیاں نماز میں ستر کے اندر داخل نہیں ہے۔ تکبیر تحریمہ میں عورت اپنے ہاتھ کندھوں کے برابر کرے گی۔ عورت سجدہ میں اپنے پاؤں اور پیٹ کو دائیں طرف رکھے اور سرین کو زمین سے چٹا دے۔ سرین پر جم کے بیٹھنا عورت کے لیے ہے نہ کہ مرد کے لیے۔ مرد کے لیے نماز جماعت سے ادا کرنا سنت ہے جبکہ عورتوں کی جماعت کے لیے حاضری مکروہ ہے۔ صرف خواتین کا جمع ہو کر اپنی جماعت کروانا مکروہ ہے البتہ اگر عورتیں جماعت کروائیں تو ان کی امام مرد کی مانند آگے نکل نہ کھڑی ہو۔ عورت کا اعتکاف مسجد بیت میں ہو گا۔ تکبیرات تشریق امام ابو یوسف اور امام محمد کے نزدیک عورت پر بھی واجب ہیں۔ سب چیزوں میں مقصود حصولِ ثواب اور دین میں ترقی ہو۔ فتنہ سے بچنا لازم ہے۔ عورت پر جمعہ اور عیدین لازم نہیں ہیں بلکہ اس کے لیے گھر میں عبادت کرنا اولیٰ ہے۔

تعیین اوقات الصلوۃ الخمس

تعیین اوقات الصلوۃ الخمس

علاقہ جھنگ سے تعلق رکھنے والے بعض متعلقین کی فرمائش پر یہ رسالہ تصنیف کیا جس میں نمازوں کے اوقات کی ابتداء و انتہاء کو لکھنے کے ساتھ ساتھ فقہ حنفی کے مطابق اوقات مستحبہ کو بھی بیان کیا گیا ہے۔ یہ رسالہ بھی دیگر کثیر مخطوطات کی طرح غیر مطبوعہ ہے۔

¹⁷ ملتانی، عبید اللہ، خواجہ مفتی، رسالہ تعلیم النساء، مجموعہ رسائل مختلفہ، عکسی نسخہ در ملکیت ملک محمد سر دول خاں لاہوری شری کالونی وہاڑی، ص 29

انداز تفہیم بہت عمدہ ہے کہ سایہ اصلی نکالنے کا آسان طریقہ نقشہ بنا کر سمجھایا ہے۔ ظہر و عصر اور مغرب و عشاء کو ایک ساتھ جمع کرنے والوں کا ردِ بلیغ کیا ہے۔ یونہی بعض اہل بدعت جو صرف تین نمازوں کو فرض جانتے ہیں۔ ان کا رد بھی مسکت اور قوی دلائل کے ساتھ کیا ہے۔ جو لوگ سایہ اصلی کے قائل نہ ہونے کے سبب حضرات ائمہ و مجتہدین پر طعنہ زنی کی جسارت کرتے ہیں۔ ان کے اس باطل خیال کے رد میں عقلی و نقلی پیش کیے گئے ہیں۔ پس بموجب فحواۃ حدیث اگر سایہ اصلی را مقرر نکنیم وقت ظہر قبل از زوال موجود باشد و حال آنکہ مخالفان ہم با این قائل نیستند و لا قائل بہ احد من الموفقین والمخالفین پس معلوم شد کہ در احادیث سایہ بجز سایہ اصلی مران است نہ غیر آن کمالا یخفی علی من لہ ادنی در بیانی الہدیۃ¹⁸

پس حدیث کی رو سے سایہ اصلی ثابت ہے وگرنہ تو ظہر کا وقت زوال سے بھی موجود ماننا پڑے گا، جو کہ مخالفین کے ہاں بھی باطل ہے۔ مخالفین و موافقین میں سے کوئی اس بات کا قائل نہیں ہے۔ لہذا حدیث کی رو سے سایہ کا اعتبار اصلی سایہ کے ساتھ ہے نہ اس کے بغیر جیسا کہ یہ بات ہیئت کے بارے میں تھوڑی سی معلومات رکھنے والے کے لیے مخفی نہیں۔

نماز صبح کا وقت تحریر کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

وقت فجر از وقت طلوع صبح صادق کہ سفیدی مستطراست نہ مستطیل تا طلوع شمس پس اگر امید جماعۃ باشد فرصۃ کردن در ادای نماز صبح اولوی است بل واجب تا عدم وقت کراہتہ کہ قریب وقت طلوع است والا براہل کاروبار و حرص دنیا اولی آنست کہ در اول وقت گزراد کہ تا نماز در حرص و غفلۃ بقض نہ رسد۔¹⁹

فجر کا وقت طلوع صبح صادق سے شروع ہو کر طلوع شمس تک ہے۔ صبح صادق کی سفیدی میں چوڑائی والی سفیدی کا اعتبار ہے نہ کہ مستطیل کا۔ مکروہ وقت سے قبل نماز کی ادائیگی کو یقینی بنایا جائے، خاص طور پر تجارتی افراد کو خیال رکھنا چاہیے کہ اول وقت میں نماز ادا کر لیں۔ کاروباری مصروفیات کے سبب تاخیر کا شکار نہ ہوں۔

عشاء کا وقت فقہاء کے اختلافات کے ساتھ بیان کرنے کے بعد ایک عام غلطی (یعنی عشاء سے قبل سونا اور عشاء کے بعد گفتگو ہونا جس میں عوام و خواص مبتلا ہیں) کی طرف اشارہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

مکروہ است قبل از نماز عشاء خفتن و بعد نماز عشاء تحدث۔²⁰

عشاء کی نماز سے پہلے سونا اور عشاء کی نماز کے بعد گفتگو کرنا مکروہ ہے۔

¹⁸ ملتانی، عبید اللہ، خواجہ مفتی، تعیین اوقات الصلوۃ الخمس، مجموعہ رسائل مختلفہ، عکسی نسخہ در ملکیت ملک محمد سردول خاں لاہوری شرقی کالونی وہاڑی، رسالہ نمبر 1، ص 116۔

¹⁹ ملتانی، عبید اللہ، خواجہ مفتی، تعیین اوقات الصلوۃ الخمس، مجموعہ رسائل مختلفہ، عکسی نسخہ در ملکیت ملک محمد سردول خاں لاہوری شرقی کالونی وہاڑی، رسالہ نمبر 10، ص 116۔

²⁰ ملتانی، عبید اللہ، خواجہ مفتی، تعیین اوقات الصلوۃ الخمس، مجموعہ رسائل مختلفہ، عکسی نسخہ در ملکیت ملک محمد سردول خاں لاہوری شرقی کالونی وہاڑی، رسالہ نمبر 10، ص 119۔

تہذیب و ترصیف ابیات علم میراث

علم میراث جسے نصف علم قرار دیا گیا ہے اس عنوان پر ملا نصیر نے ضروری مسائل کو اشعار میں بند کیا تھا لیکن چونکہ یہ اشعار کسی وزن پر نہ تھے اس لئے ان کی تہذیب و ترصیف خواجہ عبید اللہ ملتانی نے کی پھر آپ کے پوتے مفتی عبدالعلیم نے اس رسالہ کے ذیل میں "ما يتعلق بها الابحاث" کے نام سے ضروری بحثیں مختصر طور پر تحریر کیں جو متعدد بار طباعت سے بھی آراستہ ہو چکی ہیں۔

خواجہ مفتی عبید اللہ ملتانی نے چونکہ اس رسالہ کی تہذیب کا کام سرانجام دیا ہے تو آپ نے علم عروض کے مخصوص اوزان میں سے ایک وزن "بحر رمل مثنیٰ مقصور" پر ان ابیات کو ڈھال کر ترصیف کی ہے۔ بصورت اشعار حفظ کر کافی آسان ہوتا ہے لہذا علماء الفرائض کے پیچیدہ قوانین کو حفظ کرنے کے لئے یہ ابیات ایک اہم مقام کے حامل ہیں جنکی مدح و ستائش متعدد علماء کبار سے منقول ہے۔ چنانچہ آخری اشعار میں خود لکھتے ہیں۔

بیتہا را اگر تو تقطیعی کنی اندروزان	ہست ہر مصرع بے افراط و تفریط اے
کمال	
فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلات	کن نظر گرد عروض اے پر فنون دراری مجال
کردایں فاعلاتن فاعلات	اصغر و احقر بقدر وسع در دفع ملال
یا الہی در جزائیش عفو بنما زلتم	خدا بخش این گنا ہم تو محبی للجمال ²¹

ان اشعار کی اگر تو تقطیع کرے گا تو ہر مصرع افراط و تفریط سے منزہ ہے اور کمال حیثیت کا حامل ہے۔ فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلات کی طرف نظر کرے تو عروض کے فنون کی اس بابت کیا مجال ہے۔ اے خدا، مجھے معاف فرما، میں خدا سے دعا گو ہوں، مجھے معاف فرمادے، میں تیری صفت جمال سے محبت کرنے والا ہے۔

حکمت و فائدہ نسیان

نسیان (یعنی بھول جانا) کا مادہ جو انسان میں رکھ دیا گیا اس میں کیا فوائد مضمر ہیں اس عنوان پر یہ رسالہ اپنی مثل آپ کا مصداق ہے۔ اللہ تبارک تعالیٰ کا صفاتی نام کلیم ہے جیسا کہ قرآن میں موجود ہے "انہ هو العزیز الحکیم"²² اور مشہور ہے کہ "فعل الحکیم لایخلو عن الحکمة" حکیم کا کام حکمت سے خالی نہیں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ بے شک خیر العلماء ہے تو بھلا اس کا کام حکمت سے کیسے خالی ہو سکتا ہے۔

مادہ نسیان جو انسان میں ہے اس کے فوائد مضمرہ کو بیان کر کے سیدنا آدم علیہ السلام کے بارے کلام کرنے والوں کا رد کیا اور اپنے مقصود کو خوب وضاحت سے بیان کیا ہے۔ اسلوب تحریر سادہ ہونے کے ساتھ ساتھ استدلالی و تحقیقی بھی ہے۔ معتمد و مستند حوالہ جات سے اپنی بات کو محقق طور پر پیش کیا ہے۔

²¹ محمد عادل، خواجہ، عباد الرحمن، مطبوعہ روم خواجہ ٹیکس بالمقابل دفتر کمشنر خواجہ آباد ملتان۔ جلد اول، ص 366

²² پارہ 20: سورۃ العنکبوت: آیت 26

اپنے تحریری اسلوب کے مطابق ابتداء میں تصنیف کی غرض اور موضوع کو بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

ایں چند اوراق است در بیان حکمت و فائدہ نسیان کہ در انسان بر وزن فعل است چنانچہ حق سبحانہ و تعالیٰ فرمودہ ولقد عهدنا الی آدم من قبل فَنَسِيَ وَلَمْ نَجِدْ لَهُ عَزْمًا²³ و در حدیث است کہ فَنَسِيَ ذَرِيَّتَهُ وَ جَدَّ فَجَدَّتْ ذَرِيَّتَهُ طَاهِرٌ اسْتِ از جہتہ تکرار سوال از بعضی فضلاء اعزہ الصدر مقتضی مہام اہتمام یوم ینفخ فی الصور مسئلہ نور وحدت کہ عبارتتس این است²⁴

یہ چند اوراق نسیان یعنی انسان سے بھول جانے کی حکمت اور فائدے کے حوالے سے مرقوم ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ "اور بے شک ہم نے آدم کو اس سے پہلے ایک تاکید حکم دیا تھا تو وہ بھول گیا اور ہم نے اس کا کوئی مضبوط ارادہ نہ پایا۔"

ردالانکار علی خلق الراس

یہ رسالہ بھی دیگر رسائل کی طرح مختصر اور جامع ہے۔ اس کا عنوان جیسا کہ نام سے بھی عیاں ہے کہ سرمنڈانے کو خلاف سنت اور بدعت قرار دینے کا مدلل رد کیا ہے۔ سنت اور بدعت پر مفید بحث رسالہ ہذا کی خصوصیات میں سے ہے۔ المختصر اپنے عنوان پر یہ بلا مبالغہ جامع تحریر ہے۔ آیات قرآنیہ اور احادیث طیبہ کے علاوہ سلف صالحین کی کتب معتبرہ مثلاً مجمع البحار، مجمع الانوار، شرح جامع الاصول توسط شرح سنن، مرقاۃ، مجمع نووی، مجمع طیبی اور نہایہ وغیرہ سے متعلقہ جزئیات کو نقل کر کے اپنے موقف کو دلائل سے مزین کیا ہے۔ انداز تحریر میں تحقیق کا پہلو نمایاں دکھائی دیتا ہے۔ استدلالی اسلوب بھی عبارت سے آشکار ہے اپنے موقف کو متعدد دلائل سے ثابت کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھی۔ فارسی زبان پر مشتمل رسالہ میں موقع کی مناسبت سے عربی زبان میں آیات اور احادیث بھی درج کی گئی ہیں۔ چند اقتباسات رسالہ سے نقل کیے جاتے ہیں تاکہ اس کے ذریعے اسلوب کلام سے واقفیت حاصل ہو۔ چنانچہ آپ ہوائے نفسانی کے بارے رقم کرتے ہیں۔

باید دانست کہ در قرآن مجید است ولا تتبع الہوی فیضلک عن سبیل اللہ²⁵ واما من خاف مقام ربہ و نہی النفس عن الہوی فان الجنة ہی الماوی²⁶، وترک زینتہ و ہو ای نفس انبیاء و سنت پیغمبر ما است صلی اللہ علیہ و سلم اجمیعین ق ویاس کون نفس خود راء نفس پیغمبر علیہ الصلوۃ و السلام و نفوس صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین و کردن کارہا برہوائے نفس و نام اہل سنتہ بر خود نہادن برای ریا از جہل و سفہ است و ہم در حدیث است البذاۃ من الایمان و حدیث اذا اخسف اللہ بہ فہو یتجلجل بہ اے یوم القیمۃ مراحل ہوار است و نووی علیہ الرحمہ دریں باب نوشتہ باب ندب من رای امرأۃ فوقعت فی نفسہ الی ان یاتی امرأۃ او جاریۃ فان ذلک یردما فی نفسہ و نیز نوشتہ و معنی الحدیث انہ یستحب لمن رای امرأۃ فترکت شہوتہ ان

²³ پارہ: 16: سورۃ طہ: آیت: 115

²⁴ ملتانی، عبید اللہ، خواجہ مفتی، حکمت وفائدہ نسیان، مجموعہ رسائل مختلفہ، عکسی نسخہ در ملکیت ملک محمد سر دول خاں لاہوری شرقی کالونی دہاڑی، رسالہ نمبر 8- ص 81-80

²⁵ پارہ: 23: سورۃ: 38: الصاد: آیت: 26

²⁶ پارہ: 30، سورۃ: 79: النازعات، آیت: 40-41

یاتی امراتہ او جاریۃ فلیوا قعہا لیدفع شہوتہ و تسکن نفسہ و یجمع علی ماہو یصدہ قولہ صلی اللہ علیہ وسلم
ان المرأة تقبل فی صورة الشیطان و تدبر فی صورة شیطان²⁷

یہ معلوم ہونا چاہئے کہ قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے "اور نفس کی خواہش کے پیچھے نہ چلنا ورنہ وہ تجھے اللہ کی راہ سے بہکا دے گی۔ تیسویں پارے
میں ارشاد ہے "اور راہ جو اپنے رب کے حضور کھڑے ہونے سے ڈرا اور نفس کو خواہش سے روکا تو بے شک جنت ہی اس کا ٹھکانا۔ ہوائے نفس اور نمود
و نمائش کو ترک کر دینا ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے۔ اہل سنت کے عنوان کو اختیار کرنے والوں کو لازم ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
اور صحابہ کرام کی سنت کو اپنائیں۔

رسالہ ہذا میں ایک مقام پر چند احادیث اور اسلاف کے اقوال جن کے ظاہری معانی سرمنڈانے کے عدم جواز پر دلالت کرتے ہیں انہیں جمع کر کے
اختصار کے ساتھ جوابات سے اشکالات رفع کرنے کی سعی کی ہے۔ نمونہ کلام کے طور پر تین اعتراضات یہاں نقل کیے جاتے ہیں۔

واما قولہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس منا صلق او حلق فی الجمع ای لیس من اہل سنتنا من حلق شعرہ
عند المصیبتہ ومنہ نہانا عن الخلق (طیبی) وانیتخلقوا قبل الجمع ای یجلسوا خلقہ لانہ یخالف ہئیۃ المصلین
لانہم یغلب التکلم علیہم حینئذ فلا یستمعون الخطبۃ وفیہ کراہۃ التحلق لمذاکرۃ العلم بل یشغل بالذکر والانصات
الخطبۃ والصلوۃ ولا یاس بہ بعد الجمع ومنہ لاتصلوا خلف النیام ولا المتحلقین ای الجلوس حلقا حلقا وایضا فی
الجمع وفیہ نہی عن حلق الذنب ہی جمع حلقة وہی الخاتم بلانص۔²⁸

ایک حدیث جس کے مطابق حلق و صلق کرنے والے کو وعید ارشاد فرمائی گئی ہے۔ اور حلق کی وضاحت مصیبت کے وقت میں اپنے بال منڈوا کر حلق
کروانے والے سے کی گئی ہے۔ یونہی حلق کا لفظ استعمال ہوا ہے جمع کی نماز سے قبل حلقہ بنا کر بیٹھنے کے حوالے سے، اس کی بھی ممانعت ہے کہ اس
صورت میں خطبہ کے لیے خاموشی اور توجہ قائم نہ ہو پائے گی البتہ جمع کے بعد اس میں کوئی حرج نہیں۔ حلق الذہب کی ممانعت بھی روایت میں مذکور
ہے اور اس سے مراد بغیر نگ والی انگوٹھی ہے۔

رسالہ کے آخر میں مصنف نے اپنے ادبی ذوق کا اظہار کرتے ہوئے ایک غزل سلسلہ عالیہ کے مشائخ کی شان میں نظم کی ہے جس کے بانئیں (22) اشعار
ہیں۔ چند اشعار نقل کیے جاتے ہیں۔

چنان حیران دمست آن نگارند	کہ از نقش و نگاری یادارند
ز غیر یار ربوی نیست شان را	بہ بوی یار مست آن دیارند
خزان قہر شد مدفوع از یشان	کہ مامون از سموم اندوز خارند
چنان محو اندر حب الہی	شدہ فارغ ز حب مستعارند
فراغت یا فتنند از عار و وزنگ	ہمہ مست خدا نے مست عارند

²⁷ عبید اللہ، خواجہ مفتی، ردالانکار علی خلق الراس، مجموعہ رسائل مختلفہ، عکسی نسخہ در ملکیت ملک محمد سر دول خاں لاہوری شرقی کالونی وہاڑی، ص 23

²⁸ محمد عادل۔ عباد الرحمن۔ ج اول۔ ص 291، مطبوعہ روم خواجہ ٹیکس بالمقابل دفتر کشر خواجہ آباد ملتان

عبیدا وصف شان در خورد تونیست
توی یک قطرہ وایشان بحارند
اگر خوابی کہ محو بحر گردی
خمش کن خامشاں بس باوقارند²⁹

اس رسالہ میں علماء صلحاء اور اہل اقتداء کے مختلف احوال لکھ کر ثابت کیا ہے کہ یہ حضرات نمود و نمائش اور ذوق نمونائی سے چونکہ بے نیاز ہوتے ہیں اور مقام خلوص میں ان کو درجہ اتم حاصل ہوتا ہے لہذا ان پر طعن روا نہیں۔ معاصر عدم برداشت کے رجحانات کے سد باب میں اس تحریر سے خاصی مدد مل سکتی ہے۔ اختیار کردہ آراء اور اعمال کے علاوہ کوسنے اور برداشت کرنے کی عادات کو فروغ دینے کے لیے ضروری ہے کہ فقہ اسلامی کی وسعت کے تاریخی شواہد اور مناظر کو تحریر کا حصہ بنایا جائے، جیسا کہ اس کا اظہار مفتی خواجہ عبید اللہ ملتانی کے ہاں ملتا ہے۔

رسالہ ملائیہ

شریعت اسلامیہ میں امامت کافر یضہ ادا کرنا سعادت مندی کے ساتھ فضل و شرف کی بھی علامت ہے۔ مصنف نے نظم کی صورت میں امام کی صفات اور سعادت کو درج کیا ہے۔ اہل ثروت، مالدار حضرات کو تنبیہ کی ہے کہ وہ مساجد کی سرپرستی اور اجارہ کی عظیم ذمہ داری سے خود کو سبکدوش سمجھتے ہیں حالانکہ ذمہ داری دراصل انہی کے سر تھی کہ وہ خود حصول علم کے بعد بغیر طمع کے فخر یضہ امامت ادا کرتے تاکہ نادار لوگ خسیں دنیا بلکہ پارہ نان کو دین بنانے پر مجبور نہ ہوتے۔ چنانچہ آپ اندازِ سخن میں تحریر کرتے ہیں۔

امام جے طالب دنیا ہووے وظیفہ اس حرام	واسطہ طمع نماز پڑھاوے
بھیڑا اوہ امام	
کسب کرے نماز پڑھاوے اوہ امام چنگیزا	حاجت کہیں نہ رکھے اوہو
دردن کرے پھیرا	
اللہ لوک جے ہووے اوہ عالم بھی فقیہ	قاری بھی آواز خوش پیغمبر نال شبیہ
جے بدخو امام بناون رنج کرے اوہ لوکاں	گھالیں کڈھے کوڑا لاوے کرے
ہمیشہ ٹوکاں	
یہ امام خدا نہ بھانویں دشمن لوکاں اوہ	مال یتیمان عاجزاں کھاوے دل وچ اوس
دروہ	
یہ امام شیطان حقیقی ناہیں ایہ امام	ٹیون اسدا جرم بے بہار اکہنا بھی سلام
عالم ہوسی ایہ منیسی جاہل کون ایہ تیر	لگا سینہ وچ اوسیدے بھل گیس تدبیر ³⁰

²⁹ محمد عادل، خواجہ، عباد الرحمن، مطبوعہ روم خواجہ ٹیکس بالمقابل دفتر کمشنر خواجہ آباد ملتان۔ جلد اول، ص 292

³⁰ ملتانی، عبید اللہ، خواجہ مفتی، رسالہ ملائیہ، مجموعہ رسائل مختلفہ، عکسی نسخہ در ملکیت ملک محمد سردول خاں لاہری شرقی کالونی وہاڑی، رسالہ نمبر 2، ص 6-7

امام کو اگر محض دنیا کی طلب ہے تو اس کی تنخواہ حرام ہے۔ لالچ میں نماز پڑھانے والا بہت برا امام ہے۔ نماز پڑھانے کے ساتھ رزق حلال کی کوشش کرنے والا بہترین امام ہے اور وہ اپنی حاجات بھی لوگوں کو نہ بتاتا پھرے۔ اللہ تعالیٰ کی رضا کا طالب ہو کر علم و فقہانیت سے مالا مال خوش الحان قاری کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت حاصل ہوتی ہے۔

سرائیکی نظم میں فقہی نکات بیان کرنے کے ساتھ جہاں اصلاح و فلاح کی حامل نصیحتیں کی گئی وہیں پر سادہ ادبی رنگ بھی نمایاں ہے۔ اہل تقویٰ اور متقدمین کے موقف کو اپناتے ہوئے امامت پر اجرت کو روکا نہیں رکھا گیا اگرچہ متاخرین اہل فتویٰ نے بعض شرائط کے ساتھ اس کے جواز کا حکم دیا ہے۔ عروض و قافی کی مکمل رعایت کی گئی ہے جو اہل ذوق کے لیے ادبی رونق و چاشنی لیے ہوئے ہے

ضعف مغروب

آپ کے معاصرین میں سے بعض حضرات نے جب اپنے جدید فقہی فہم کے مطابق رباعی سود کی بعض صورتوں کو جائز قرار دیا، جو صورتیں درحقیقت منہی عنہ حرام تھیں تو آپ نے فی الفور ان کا علمی محاسبہ کرتے ہوئے ایک تحقیقی مقالہ سپرد قلم کیا۔ اس رسالہ کا اسلوب تحقیقی و استدلالی ہونے کے ساتھ استنباطی بھی ہے۔ فقہاء کی آراء اور اقوال کو خوب شرح و بسط سے بیان کر کے مسئلہ کی خوب وضاحت کی گئی ہے۔ اس تحقیقی مقالہ کا مطالعہ کرنے سے مصنف کی حدیث فہمی کا بھی خوب اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ جیسا کہ ابتداء میں خود تحریر کرتے ہیں۔

وقد سمعت ان بعض العلماء قد سعوا في تحليل نوع من الربوا و هو المنهي عنه بقوله تعالى " لا تاكلوا الربوا اضعافا مضاعفة " الخ³¹

تحقیق میں نے سنا ہے کہ بعض اہل علم نے سود کی کچھ صورتوں کو حلال قرار دینے کی مساعی شروع کر رکھی ہیں حالانکہ وہ ممنوع ہیں، اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد سے کہ "تم دونادوں سود نہ کھاؤ۔"

مسئلہ: اس آیت میں سود کی ممانعت فرمائی گئی مع تو بیخ کے اس زیادتی پر جو اس زمانہ میں معمول تھی کہ جب میعاد آجاتی تھی اور قرضدار کے پاس ادا کی کوئی شکل نہ ہوتی تو قرض خواہ مال زیادہ کر کے مدت بڑھا دیتا۔ اور ایسا بار بار کرتے جیسا کہ اس ملک کے سود خوار کرتے ہیں اور اس کو سود در سود کہتے۔ مسئلہ: اس آیت سے ثابت ہوا کہ گناہ کبیرہ سے آدمی ایمان سے خارج نہیں ہوتا۔³² قرآنی آیات و مصطفوی فرمودات اور فقہی جزئیات سے اس امر کو واضح کیا کہ سود حرام ہے۔ سود کے جواز کے لیے حیلہ سازی کرتے ہوئے ناجائز ذرائع اپنانے اور رواج دینے کی مذمت اور صراحت کی گئی ہے۔ تحقیقی عبارت کا کچھ حصہ نقل کیا جاتا ہے۔

³¹ ملتانی، عبید اللہ، خواجہ مفتی، ضعف مغروب، مجموعہ رسائل مختلفہ، عکسی نسخہ در ملکیت ملک محمد سردول خاں لاہوری شرقی کالونی وہاڑی، رسالہ نمبر 14۔ ص 142

³² مراد آبادی، نعیم الدین، مفتی سید، خزائن العرفان۔ پارہ 4: آل عمران: آیت 130، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ کراچی

وحیلہ آخری وبذہ الحیلۃ ہی العینۃ الّتی ذکرہا محمد و قال مشائخ بلخ بیع العینۃ فی زماننا خیر من البیع الذّی یجرى فی اسواقنا و عن ابی یوسف رحمۃ اللہ علیہ انہ قال العینۃ جائزۃ ماجورۃ و قال اجرہ لمکان الفرار من الحرام انہتی مع اختصار اقول انت تعلم ان من کان قلبہ ذابصارۃ و بصیرۃ لایسکن علی ما وصفہ الفقہاء ومدحہ بل یحترز عن امثالہا الحیل حتی قال بعض الفقہاء العینۃ ہی اللعینۃ ای الملعونہ و کذا بیع الوفاء و مثالہا بل اہل الورع و الاحتراز عن الحرام لا یعلمون برخصۃ فیہا خلاف احد من الثلثۃ بل الاربعۃ ولیعلم ان قول الفقہاء کل قرض جرنفعا فہو حرام ینادی باعلی الصوت ان تلک الحیل ولو وصفوہا بکل وصف و مدحہا بکل مدح تجذب الی تلک الحرام کما نقلوا ان قاضیا لہ مال کثیر لایحمل نفسہ اعطاء زکوٰۃ و فنصب نفسہ ہیلۃ فملکہ تلک الجرۃ ثم اشتری منہ تلک الجرۃ ببدرہم اور درہمیں او ازید فتلک الحیل ہی الرائحۃ المزیفۃ للایمان فلیحترز عنہا واما الحیل الّتی انکارہا ذنب فاہل القلوب الصافیہ یعلمون حقیقتہا کما ہو فی قصۃ بریرۃ و اہلہا و عائشۃ رضی اللہ عنہما و خطبۃ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مابال اقوام یشرطون شروطا لیست فی کتاب اللہ الخ³³

اور ایک دوسرا حیلہ ہے، جسے عینہ کہا جاتا ہے۔ امام محمد نے اس کا ذکر کیا ہے اور مشائخ بلخ نے کہا کہ ہمارے بازاروں میں یہ رائج ہے۔ امام ابو یوسف سے عینہ کو جواز منقول ہے۔

قصائد عبیدہ

مفتی خواجہ عبید اللہ ملتانی نے اپنی فقہیت کا اظہار نثر کے ساتھ ساتھ نظم کی صورت میں بھی کیا ہے۔ آپ کی ادبی حیثیت تو مسلم ہے جس پر تاریخی شواہد اور آپ کے منظومات ناطق و شاہد ہیں۔ آپ کے مجموعہ رسائل میں تین رسالے نبی کریم (ﷺ) کے قصائد پر مشتمل ہیں جن میں نظم و نثر کی صورت میں استغاثہ اور نداء غیبی کا جواز پیش کیا ہے۔ ابتداء میں مصنف نے جو تعارف پیش کیا اس میں سے ایک اقتباس نقل کیا جاتا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ اللہم لک الحمد الیک المشتکی وانت المستعان والسلام علیک ایہا النبی و رحمۃ اللہ و برکاتہ یاسیدی یارسول اللہ خذ بیدی مالی سواک ولا الی الی احد انت عبد اللہ و رسولہ و لست بالہ ولا شریک للہ تعالیٰ فی الذات و الصفات فقلت لا تطرد فی کما اطری عیسیٰ بن مریم و قولوا عبد اللہ و رسولہ۔ ومن حبنا ایاک یحملنا علی ندائک و عرض حاجتنا لیدی۔ انت حاضرنا ناظرنا و سامع قائلنا لا تلک فی مقام القرب قربا لایعبر بالستنا باللفظ ولا تطیق اسماعنا ولا اذہاننا بالسماع و الفہم لما فارقت السجن والسنة و ہی الدنیا و کذا الاولیائک و احبائک الذین فی متابعتک و محبتک الخ³⁴

مصنف کی زیادہ تر تصنیفات عربی اور فارسی زبان میں ہیں جبکہ بعض میں پنجابی، سرانگی اور ہندی زبان کو بھی استعمال کیا ہے۔ یہ رسالہ سلاست و روانی کی حامل فصیح عربی عبارت پر مشتمل ہے۔ اسلوب کلام میں تحقیق و استدلال کا پہلو نمایاں ہے عروض و قوافی کی رعایت بحسن و خوبی کی گئی ہے۔ بصورت

³³ ملتانی، عبید اللہ، خواجہ مفتی، ضعت مضروب، مجموعہ رسائل مختلفہ، عکسی نسخہ در ملکیت ملک محمد سر دول خاں لاہوری شرقی کالونی وہاڑی، رسالہ نمبر 8، ص 147-148

³⁴ ملتانی، عبید اللہ، خواجہ مفتی، قصائد عبیدہ، مجموعہ رسائل مختلفہ، عکسی نسخہ در ملکیت ملک محمد سر دول خاں لاہوری شرقی کالونی وہاڑی، رسالہ نمبر 3، ص 1

نظم نبی کریم (ﷺ) کی مدح سرائی کے ساتھ درود اور سلام کی شرعی حیثیت کو اجاگر کیا ہے۔ قصیدہ میمییہ میں سے چند اشعار بطور نمونہ کلام نقل کیے گئے ہیں۔

یارسول اللہ کاطبک الالہ	رفع ذکرک فی الخلائق فانظم
ثم اوجب ان نخطبک الخطاب	فی الفرائض و النوافل واحتکم
یارسول اللہ ذکرک مانع	بل شفاء فیہ من کل السقم
یارسول اللہ ذکرک مونس	للقلوب من المعاصی واللمم
یارسول اللہ ذکرک واجب	فی الصلوٰۃ و فی الدعاء الملنزم
یارسول اللہ حبک فی القلوب	طعم ایمان وکسار الصنم

قول فصل فی البیعة والسماح و شرح مفصل

چند ہم عصر علماء نے بیعت اور سماح کے جواز پر تحریر کرنے کی درخواست خواجہ عبید اللہ ملتانی کی جناب میں پیش کی جسے آپ نے قبول کرتے ہوئے ایک مختصر مگر جامع فوائد رسالہ تصنیف کر کے اس کا نام "قول فصل فی البیعة والسماح" تجویز کیا۔ اس رسالہ کو آپ کے حلقہ احباب اور معاصرین میں قلمی نسخوں کے ذریعے خوب پذیرائی ملی حتیٰ کہ کچھ احباب نے اس رسالہ کی شرح کرنے کی درخواست کی جسے آپ نے قبول کر کے اپنے تصنیف کردہ رسالہ کو زیور شرح سے آراستہ کرنے کا اہتمام کیا اور اس کا نام "شرح مفصل" تجویز کیا۔ یہ شرح غیر مطبوعہ ہے جو ضخامت و حجم میں ایک سوستر (170) صفحات پر مشتمل ہے۔ اس تحریر کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے بھی لگایا جاسکتا ہے کہ حال ہی میں فرانس سے ایک پاکستانی فاضل ڈاکٹر محمد توصیف نے اس کو اپنی ڈاکٹریٹ کی تحقیق میں اختصاصی مطالعہ کے طور پر شامل کر کے پی ایچ۔ ڈی مکمل کی ہے۔

سماح اور بیعت سے متعلقہ ابحاث کو اس انداز میں دلائل سے مزین کیا کہ اس بابت کیے جانے والے اعتراضات کے جوابات اس میں موجود ہیں۔ بیعت کی اقسام فرض، واجب، سنت، مستحب اور مباح اور یونہی بسا اوقات مکروہ اور حرام ہونے کو مع امثال مفصل بیان کرنے کے بعد اس امر کی نشاندہی کی ہے کہ اس پر فتن دور میں جس بیعت کا عام رواج ہے یہ تین مقاصد کے لئے کی جاتی ہے بعض عوام جو کالانعام (یعنی چوپائیوں کی مانند ہیں) وہ حصول دنیا کی غرض سے پیر تلاش کرتے ہیں۔ اور بعض جو ان سے بہتر ہیں آخرت کی کامیابی کو پیش نظر رکھ کر بیعت کرتے ہیں۔ اور طبقہ خاصان صرف عرفان حق کے لیے شیخ کامل سے وابستہ ہوتے ہیں۔ ان مقاصد کے بعد پیران کبار کی صفات اور پھر نام نہاد پیروں اور مدعیان معرفت کی حرکات و عادات مذمومہ کو بالتفصیل بیان کیا ہے تاکہ عوام اندھی تقلید سے محفوظ رہیں۔ اس کے بعد بیعت کی اہمیت و فوائد پر روشنی ڈالی ہے۔

اے عزیز باید دانست کہ چنانچہ در ہر صنعت بکاملان آن صنعت استغاثہ کردہ مے شود پس باید کہ دین ہم از کاملان دین باید گرفت کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم فرمودہ استغاثہ گیرید بہر صنعت بہ نیکو کنندہ آن صنعت پس برای آن حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ فرمود کہ علم گرفتہ شود از دہن اولیاء نہ از دفترہا۔ انتہی³⁵

³⁵ ملتانی، عبید اللہ، خواجہ مفتی، قول فصل فی البیعة والسماح، مجموعہ رسائل مختلفہ، عکسی نسخہ در ملکیت ملک محمد سردول خاں لاہوری شرقی کالونی وہاڑی، ص 24

محترم یہ بات معلوم ہونی چاہیے کہ ہر فن کے ماہرین ہوتے ہیں۔ دین میں کامل ہمتیاں ہیں، ان کی جناب میں گذارشات پیش کر کے کمال کی راہ کو اپنانا چاہیے۔

آپ نے قبیح اور حسن اشعار پر روشنی ڈالنے کے ساتھ سماع بالآلات جسے مزامیر کے ساتھ سماع کہتے ہیں اس کی تحقیق قرآن و حدیث اور اقوال صوفیاء کی روشنی میں پیش کی ہیں۔ حق اور انصاف کو پسند اور تسلیم کرنے والے کے لئے کافی و وافی تحریر ہے البتہ اپنی بات پر بے جا اصرار کرنے اور نہ ماننے کی روش کو اپنانے والے کے لئے تو دلائل کے انبار اور دفتر بھی ناکافی ہیں۔ گفتگو کا ماحاصل میں سے کچھ ملاحظہ ہو۔

حاصل آنکہ سماع برائے جوانان شہوة پرست و عوام جائز نیست و مباح است مرکے را کہ محض برائے تلذو بمجرد صوت و استدعا ی سرور و فرح کند و مستحب است مرکے را کہ غالب بروز کر حق باشد و ذوق و شوق حق۔۔۔ پس ای عزیز چون دانستے آنچه خلاف دریں باب است معلوم شد ترا کہ درباب سماع فتویٰ بردل است۔۔۔ نہ بر مفتیان و حضرہ شیخ سعدی علیہ الرحمہ باوجود آنکہ سہروردی است و سہروردی منکر سماع است۔۔۔ میگوید

سماع اے برادر بگویم کہ چیست
اگر مستمع را بدانم کہ کیست³⁶

نتیجہ یہ ہے کہ نوجوانوں جو محض نفسانی خواہشات کے لیے سماع کو اختیار کریں یا عوام الناس تو ان کے لیے یہ جائز نہیں ہے۔ اس امر کی حیثیت مباح کی ہے جسے محض لذت و سرور کے لیے روا نہیں رکھا جاسکتا۔ البتہ حق شناس اور طالب حق کے لیے اس کا استحباب ثابت ہے۔

مذاهب الاولیاء فی قبول الهدایا

نذرانہ و ہدیہ کے قبول کرنے میں اولیاء و صوفیہ کا طرز عمل اور موقف مختلف رہا ہے۔ بعض حضرات کے نزدیک یہ جواز بعض شرائط کے ساتھ مشروط جبکہ دیگر حضرات اس کے خلاف ہیں، اور ایک طبقہ ایسا بھی ہے جو کہ بغیر شرائط کے قبول کرنے کو جائز قرار دیتے ہیں لیکن قبول کرنے کے فوراً بعد کسی کارِ خیر میں خرچ کرنے کو لازم قرار دیتے ہیں۔ الغرض اس مسئلہ کی وضاحت میں یہ رسالہ تحریر کیا۔ دیگر کثیر تصانیف کی طرح یہ رسالہ بھی غیر مطبوعہ ہے۔ قلمی عکسی نسخہ خواجہ محمد عادل اور حافظ محمد ریحان کے ذاتی کتب خانوں میں موجود ہیں اور انہی حضرات سے راقم کو استفادہ کا موقع ملا اور اس عکسی نسخہ راقم کے پاس بھی موجود ہے۔

عربی زبان میں سہل عبارت کا حامل رسالہ ہے جس کی فصاحت بھی عیاں ہے۔ عبارت میں مجازات و کنایات کے استعمال سے پہلو تہی برتی ہے تاکہ قاری کو کسی طرح کی تشویش کا سامانہ ہو۔ اپنا مدعا و مقصود واضح پیرائے میں بیان کیا ہے۔ اپنے موقف کی تائید میں دلائل بھی پیش کئے ہیں۔ مختلف طبع و طبقہ کے مشائخ کے نظریات کو درج کیا لیکن کسی پر دو قدرح اصلاً نہیں کی بلکہ قارئین کو بھی کسی مسلک پر طعن و تشنیع سے منع کیا ہے۔ چنانچہ لکھتے ہیں۔

³⁶ ملتانی، عبید اللہ، خواجہ مفتی، قول فصل فی البیعة والسماع، مجموعہ رسائل مختلفہ، عکسی نسخہ در ملکیت ملک محمد سر دول خاں لاہوری شرقی کالونی وہاڑی، ص 25

ولكل مستند من الآثار و الا حديث و نقل الصالحين فليس لاحد المتأخرين ان يطعن في افعالهم و اقوالهم و احوالهم قال النبي صلى الله عليه و سلم ان الله لا ينظر الى صوركم و اعمالكم ولكن ينظر الى قلوبكم و ينالكم وانا لما كتبت هذه الرسالة لم اتكلف في كتابتها لنقل الاحاديث و الاخبار مكافاة الطول و الاطناب³⁷

آپ خود چونکہ چشتی تھے اس لیے اپنے مشائخ کے طریقہ کار کو بیان کرنے میں قدرے طوالت سے کام لیا ہے۔ اس میں سے ایک اقتباس نقل کیا جاتا ہے۔

والمشائخ الجشتية في هذه ايضا مختلفون فمنهم من اختار الاخذ والصرف الى حوائج الناس بالاختفاء و منهم من اختار اعطاء الخبر واللباس كما اشتهر في الناس ان اكرامات على مقدار اعطاء الخبز و المختار عندى و عند شيخى ترك العمل في ذلك و ترك الاختيار والارادة بل ترك التكلف في الاعمال كلها الا في اداء الفرائض و تعظيم المؤمنين و اكرامهم و شد الوسط لخدمة الشيوخ و الاولادهم و الاستاذين و اولادهم في الضيف و اداء الاداب قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اكلانى ربي كلاة الطفل الوليد قال صاحب المثنوى رضى الله تعالى عنه اولياء اطفال حق انداء يسر بهذا لمعنى لا كقول اليهود والنصارى بابوه الله لهم بل لم يسع في تكثير المدخل بالاستعذار و طلب النذور من الخلق قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما جاءك من هذا المال وانت غير سائل ولا مشرف فخذوه اما لا تتبعه نفسك³⁸

مسفار الحج

بعض احباب کی التماس پر فارسی زبان میں لکھا جانے والا رسالہ دیگر کتب و رسائل کی طرح کثیر فوائد کا حامل اور جامع ہے۔ اس میں حج و عمرہ کے مسائل بیان کرنے کے ساتھ زیارت مدینہ کے آداب و فضائل اور ادعیہ ماثورہ کو اختصار سے رقم کیا گیا ہے۔ عبارت کی جامعیت اور اسلوب کی شائستگی کا اندازہ قاری کے لیے بعید نہیں۔

آسان الفاظ میں مسائل شرعیہ بیان کیے گئے ہیں یہاں تک کہ قارئین کے لئے پڑھنے اور سمجھنے میں دقت و دشواری نہ ہو۔ عوامی و عمومی سطح و سوچ کا بخوبی لحاظ کیا گیا ہے۔ عشق و محبت سے مالا مال صاحب کے قلم سے حرمین طیبین کے آداب کا بیان واقعی قابل التفات و قراءت ہوتا ہے پس یہ رسالہ حج و عمرہ کے مسائل اور فضائل و آداب کے حوالے سے ایک بے نظیر حیثیت کا حامل ہے۔ ادبی ذوق کا اظہار بھی بجاطور پر کیا گیا ہے۔

چوں درمکہ در آید اول درمسجد درآید و چوں کعبہ را بہ بیند تکبر و تہلیل بسیار گوید پس مقابل حجر شود و تکبیر و تہلیل گوید و بردار ددست راہمچوں نماز و ببوسد حجر اسود اگر قادر شود بے آنکہ کسے را ایذا

³⁷ ملتانی، عبید اللہ، خواجہ مفتی، مذاہب الاولیاء فی قبول الہدایا، مجموعہ رسائل مختلفہ، عکسی نسخہ در ملکیت ملک محمد سر دول خاں لائبریری شرقی کالونی وہاڑی، رسالہ نمبر 15، ص 151

³⁸ ملتانی، عبید اللہ، خواجہ مفتی، مذاہب الاولیاء فی قبول الہدایا، مجموعہ رسائل مختلفہ، عکسی نسخہ در ملکیت ملک محمد سر دول خاں لائبریری شرقی کالونی وہاڑی، رسالہ نمبر 15، ص 151

دہد اگر نہ مس کند چیزے را بہ آن ہجر و آن چیز را ببو سداگر ہر دو طور شکل باشد تکبیر و تہلیل و حمد خدا تعالیٰ گوید و دورد دبر نبی صلی اللہ علیہ وسلم گوید طواف قدوم کند و این طواف سنت است آفاقی³⁹

نتائج:

خواجہ مفتی عبید اللہ ملتانی کی شخصیت میں فقہ اور تصوف کا حسین امتزاج پایا جاتا ہے۔ تصوف پر قلمی تراث کے ساتھ فقہ پر علمی میراث کو چھوڑ کر گئے۔ آپ کو اور بعد ازاں آپ کے خانوادے کو پیر خاصے والے کے لقب سے جانا جاتا ہے۔ معتدل مزاج ہونے کے ساتھ اساسی اور اصول دین سے متعلقہ امور پر کسی طور پر سمجھوتہ نہ کرنے کا عملی اظہار آپ کی تصانیف سے عیاں ہے۔ عوامی ضروریات کو مد نظر رکھ کر قلمی کاوش کو عملی جامہ پہنایا کرتے تھے۔ اس مضمون میں فقہ سے متعلقہ چودہ (14) مخطوطات کا تعارف ذکر کیا گیا ہے۔ ان مخطوطات کی دستیابی بارے تفصیلات بھی ممکنہ حد تک ذکر کی گئی ہیں کہ ان کے قلمی یا عکسی نسخے تک رسائی کس لائبریری کے ذریعے ممکن ہے۔ عربی، اردو اور فارسی تینوں زبانوں جہاں ادبی خوبیوں کا اظہار ملتا ہے وہیں پر فقہی جزئیات کو بھی علمی انداز میں رقم کیا گیا ہے۔

سفارشات:

مذکورہ تعارفی مطالعہ اس امر پر شاہد ہے کہ ان قلمی نوادرات سے فی زمانہ بخوبی استفادہ کیا جاسکتا ہے لہذا خواجہ مفتی عبید اللہ ملتانی کے مخطوطات پر تحقیقی کام کر کے ان کو طبع کروایا جائے۔ اسلام کی قیام امن کے حوالے سے پُر رونق تعلیمات کو عیاں کرنے کے لیے خواجہ عبید اللہ ملتانی کی بیان کردہ فکر کو اجاگر کیا جائے۔ تصوف اور فقہ کے امتزاج کی واضح مثال کے طور پر مفتی خواجہ عبید اللہ ملتانی کی شخصیت کو پیش کیا جائے تاکہ شریعت و طریقت کے مابین تضاد کی کوئی بات قابل التفات نہ رہے۔ ان مخطوطات سے عیاں ہے کہ مفتی کو اپنے عصر کے تقاضوں سے بخوبی آگاہ ہونا چاہیے۔

³⁹ ملتانی، عبید اللہ، خواجہ مفتی، آداب حج و عمرہ، مجموعہ رسائل مختلفہ، عکسی نسخہ در حافظہ ریحان احمد ذاتی لائبریری شاہ رکن عالم ٹاؤن ملتان، ص 13